خصوصی سیکشن 1: سیمنٹ کی صنعت–حالیہ محرکات اور مستقبل کے امکانات

گذشتہ چند برسوں میں معاشی سرگرمی میں مستحکم وسعت اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں اور چین پاک اقتصادی راہداری (سی پیک) کے تحت مختلف انفراسٹرکچر منصوبوں میں سرمایہ کاری کے ساتھ نجی ہاؤسنگ اسکیموں کی طرف سے طلب بڑھنے سے تعمیراتی شعبے کو تقویت ملی ہے۔ اس کے اثرات سیمنٹ اور فولاد کے منسلکہ شعبوں پر بھی مرتب ہوئے ہیں۔ بڑھتی ہوئی طلب اور صحت مند شرح منافع نے بھی سیمنٹ سازوں کو یہ ترغیب دلائی کہ وہ اپنی پیداواری استعداد میں بھرپور اضافہ کرتے ہوئے اسے 49.4 ملین ٹن سے آئندہ چند برسوں میں 72.8 ملین ٹن تک پہنچادیں۔ اگر چھوٹے ادارے بھی منڈی میں اپنے حصے کے لیے تگ ودو کرتے ہوئے اس مہم کا حصہ بن جائیں تو یہ استعداد مزید بڑھ سکتی ہے۔ اس تناظر میں اس سیکشن میں صنعت کے مجموعی امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ وسط سے طویل مدت میں سیمنٹ کی پیداوار کی رفتار برقرار رہے۔

سیمنٹ کی صنعت کا عمومی جائزہ

سیمنٹ کی صنعت معیشت کے لیے اہمیت رکھتی ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں اس کا براہ راست حصہ 7.5 فیصد ہے، اس کے ساتھ یہ صنعت منسلکہ شعبوں کی نمو پر بھی اثرانداز ہوتی ہے (مثلاً فولاد، کیمیکل، لکڑی وغیرہ)۔ فی الوقت، ملک میں سیمنٹ سازی کے 24 یونٹس کام کررہے ہیں، جن کی سالانہ پیداواری استعداد 49.4 ملین ٹن ہے۔[1] یہ صنعت دو مختلف زونز– شمالی اور جنوبی– میں کام کرتی ہے، شمالی زون کا کُل استعداد اور فروخت میں حصہ تقریباً 80 فیصد ہے۔[2] جنوبی زون کے سیمنٹ ساز اداروں کے پاس اپنی آمدنی کو متنوع بنانے کی گنجائش زیادہ ہے کیونکہ یہ زون کئی برآمدی منڈیوں سے فائدہ اٹھاسکتا ہے (بذریعہ سمندری تجارت)۔[3] تاہم شمالی زون کے لیے برآمد سے فائدہ اٹھانے کی گنجائش محض بھارت اور افغانستان تک محدود ہے۔[4]

سیمنٹ کی پیداواری استعداد میں بڑی وسعت جاری ہے

سیمنٹ کی صنعت فی الوقت بڑی تبدیلی سے گزررہی ہے، کیونکہ صنعت سے وابستہ کئی ادارے اپنی استعداد بڑھانے کے لیے منصوبہ بندی کررہے ہیں (**شکل خ 1.1 اور جدول 1**)۔ اب تک نصف سے زائد ایسے ادارے استعداد بڑھانے کا اعلان کرچکے ہیں (مالی سال 18ء کے دوران پیداواری استعداد میں پہلے ہی 3.0 ملین ٹن سے زیادہ اضافہ ہوچکا ہے)۔ سیمنٹ سازی کی صنعت اپنی پیداواری استعداد میں

---

1 ماخذ: آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچرز ایسوسی ایشن (اے پی سی ایم اے)۔

2 پنجاب، خیبر پختونخوا، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان شمالی زون (19 فریقوں کے ساتھ) کا حصہ ہیں جبکہ جنوبی زون میں (5 فریقوں کے ساتھ) سندھ اور بلوچستان شامل ہیں۔

3 تاہم جنوبی زون کے فریقوں کے لیے اہم برآمدی منڈیاں (نائیجیریا، تنزانیہ، موزمبیق، عراق، ایتھوپیا اور عوامی جمہوریہ کانگو) اپنی استعداد بڑھارہی ہیں، درآمدات پر ان کا انحصار کم ہورہاہے، اس لیے آگے چل کر ان ممالک کو برآمدات متاثر ہوں گی۔

4 افغانستان سے تعلقات میں خرابی، تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی کے ساتھ ساتھ سستی ایرانی سیمنٹ کی بہتات کے باعث وہاں بھی برآمدات دباؤ میں ہیں۔

شکل خ 1.1: پیداواری استعداد

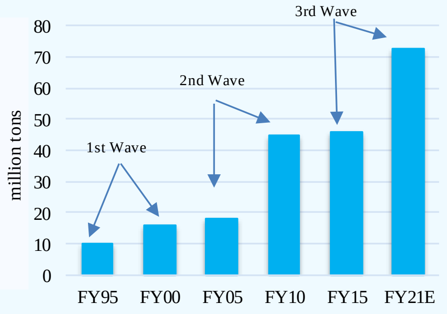

E: Expected
Data Source: APCMA and Companies Financials

23.4 ملین ٹن اضافہ کر کے اور آئندہ چند برسوں میں تقریباً 50 فیصد کی حیرت انگیز وسعت حاصل کر کے مجموعی پیداواری استعداد 72.8 ملین ٹن تک پہنچا دے گی۔ اگر دوسری فرمیں (جن کی پیداوار 8.1 ملین ٹن ہے) بھی اس مہم کا حصہ بن جائیں تو استعداد میں متوقع اضافہ اور بڑھ جائے گا۔

سیمنٹ سازی کی صنعت میں اس غیر معمولی وسعت کے پیچھے کارفرما عوامل درج ذیل ہیں:

الف) سی پیک سے متعلقہ منصوبوں کی مسلسل سرگرمیاں: سیمنٹ کی طلب میں نمو کے امکانات سی پیک سے متعلقہ منصوبوں کے باعث پیدا ہوئے، جن میں سڑکوں کے ایک مربوط انفراسٹرکچر کی تعمیر، ریلویز کی جدت طرازی اور گوادر شہر، بندرگاہ اور ایئرپورٹ کو ترقی دینا شامل ہے۔ مزید برآں، آگے چل کر ملک بھر میں خصوصی اقتصادی زونز کے قیام سے بھی سیمنٹ کی طلب برقرار رہے گی۔

جدول خ 1: توسیعی منصوبے

کمپنی	توسیع ملین ٹن	ملین ڈالر	تکمیل
لکی سیمنٹ لمیٹڈ	2.3	200	م س 18ء تا م س 21ء
اٹک سیمنٹ پاکستان لمیٹڈ	1.1	120	م س 18ء تا م س 19ء
چراٹ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ	4.6	315	م س 17ء تا م س 19ء
ڈی جی خان سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ	2.6	200	م س 18ء تا م س 21ء
فیٹکو سیمنٹ لمیٹڈ	1.0	100	م س 18ء تا م س 20ء
غریب وال سیمنٹ لمیٹڈ	2.4	200	م س 18ء تا م س 21ء
بیسٹ وے سیمنٹ پاکستان	1.7	190	م س 19ء تا م س 20ء
پائنیر سیمنٹ لمیٹڈ	2.3	225	م س 19ء
پاور سیمنٹ لمیٹڈ	2.1	235	م س 18ء تا م س 19ء
میپل لیف سیمنٹ لمیٹڈ	2.3	225	م س 19ء
کوہاٹ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ	1.0	110	م س 19ء تا م س 21ء
مجموعہ	**23.4**	**2120**	

ڈیٹا کا ماخذ: کمپنیوں کے مالی حسابات / پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے نوٹس

ب) ترقیاتی اخراجات پر حکومت کی اضافی توجہ: حکومت کی جانب سے متعدد میگا پراجیکٹس کی منصوبہ بندی کے پیشِ نظر سیمنٹ کی طلب بلند رہنے کا امکان ہے۔ اس حوالے سے پانی و بجلی کے شعبے کے قابل ذکر بڑے منصوبوں میں کثیر المقاصد داسو، دیامیر بھاشا ڈیم[5] اور نجی منصوبے، منگلا، تربیلا اور وارسک کے بجلی گھروں کی بڑے پیمانے پر بحالی اور ان میں وسعت لانا شامل ہیں۔ اس

[5] تخمینہ یہ ہے کہ دیامیر بھاشا ڈیم جیسا ایک تعمیراتی منصوبہ سیمنٹ کی 10 ملین ٹن اضافی طلب پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح ملک میں 2030ء تک 10 جوہری بجلی گھروں کی تعمیر کا منصوبہ ہے، ان میں سے دو منصوبوں پر کراچی میں کام جاری ہے۔

کے ساتھ ساتھ حکومت نے موٹروے اور ہائی ویز کے بڑے منصوبوں (جو سی پیک کے دائرے سے باہر ہیں) کا آغاز کیا ہے؛[6]

ج) مکانات کی قلّت کے سبب تعمیرات کی زبردست سرگرمیاں: [7]، [8] مکانات کی مستقل کمی کی بنا پر مستقبل میں سیمنٹ کی طلب کا دباؤ برقرار رہنے کا امکان ہے (اس کمی کو پورا کرنے لیے سیمنٹ کی بڑی مقدار اور متعلقہ تعمیراتی سامان درکار ہوگا)۔ اس میں نمو کی گنجائش اس لیے بھی موجود ہے کہ خطے کے دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں سیمنٹ کی فی کس کھپت سب سے کم ہے (**شکل خ1.2**)۔[9]

شکل خ 1.2: سیمنٹ کا فی کس استعمال (2017ء)

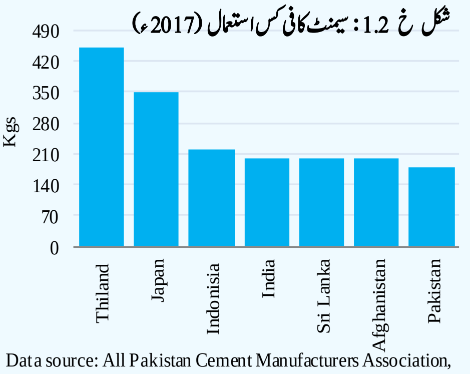

Data source: All Pakistan Cement Manufacturers Association, Global Cement Magazine

بڑے فریق منڈی میں حصہ برقرار رکھنے کے لیے کوشاں: سیمنٹ ساز ادارے بھی منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے کے لیے کوشاں ہیں، جس کے لیے انہیں اپنی پیداواری استعداد بڑھانا ہے۔ صنعت کے ماضی کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ فرمیں منڈی میں اپنی پوزیشن مستحکم رکھنے کی غرض سے اپنی استعداد بڑھانے کی حکمت عملی اپناتی ہیں۔ بسا اوقات قدم جمالینے والے مستحکم ادارے چھوٹی فرموں کو خرید لیتے ہیں۔[10] نتیجتاً، توسیع مرحلے کے بعد بڑی فرموں کے منڈی کے مجموعی حصے میں صرف تھوڑا بہت فرق آتا ہے (**شکل خ1.3**)۔

شکل خ 1.3: مارکیٹ میں حصہ جوں کا توں رہے گا

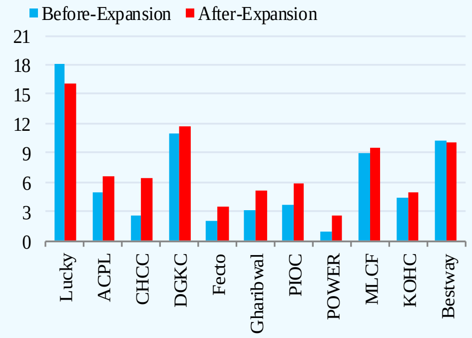

Data source: Companies Financials

---

[6] حکومت نے مالی سال 18ء میں ترقیاتی اخراجات کے لیے 2113 ارب روپے مختص کیے تھے، جو کہ گذشتہ برس سے 26 فیصد زیادہ ہیں۔ اس میں این ایچ اے کے لیے 320 ارب روپے شامل ہیں۔

[7] دیہی و شہری تقسیم 2005ء میں 65:35 تھی جو 2016ء میں تبدیل ہوکر 60:40 ہوگئی ہے (اقتصادی سروے 16-2015ء)۔

[8] مثال کے طور پر، بحریہ ٹاؤن، ڈی ایچ اے سٹی، فضائیہ، اے ایس ایف ہاؤسنگ اسکیموں اور ملک بھر میں دیگر نجی مکاناتی منصوبوں پر کام جاری ہے۔

[9] تخمینوں کے مطابق 2017ء میں ملک میں مکانات کی کمی 10 ملین یونٹس تھی (ماخذ: عالمی بینک–پاکستان میں مکاناتی مالکاری منصوبہ–رپورٹ نمبر: 114473، مارچ 2017ء)۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے سیمنٹ کی بڑی مقدار اور متعلقہ تعمیراتی سامان درکار ہوگا۔

[10] جن بڑے سیمنٹ ساز اداروں نے ابھی تک اپنی پیداواری استعداد بڑھانے کا اعلان نہیں کیا ہے، توقع ہے کہ وہ چھوٹے ادارے (ٹھٹھہ سیمنٹ، ڈنڈوت سیمنٹ، دیوان سیمنٹ وغیرہ) لے لیں گے۔ درحقیقت دیوان سیمنٹ کا پلانٹ خریدنے کے لیے تین ملکی ادارے (لکی سیمنٹ، کوہاٹ سیمنٹ، اور بیسٹ وے سیمنٹ) اور ایک چینی ادارہ پہلے ہی سرگرم ہے۔

صنعت میں بلند نفع کی گنجائش: بھرپور منافع کی گنجائش بھی ایک ایسا اہم عامل ہے جو اس صنعت کو استعداد کاری کی طرف آنے میں مدد دیتا ہے(**شکل خ 1.4**)۔ گذشتہ پانچ برسوں میں مجموعی فروخت اور منافع کا باہمی تناسب اوسطاً 33 فیصد رہا ہے، جو بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے منافع کی مجموعی اوسط سے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔[11] اس صنعت کو عالمی منڈی میں خام مال کی گرتی ہوئی قیمتوں (مثلاً پیٹرولیم مصنوعات اور کوئلہ) سے فائدہ ہوا جبکہ نہایت پست ملکی شرح سود بھی مفید ثابت ہوئی۔ صنعت کا منافع اُس وقت مزید بڑھ گیا جب صورتِ حال کا فائدہ صارفین کو پہنچانے کے بجائے فرموں نے مقامی خردہ قیمتیں بڑھادیں۔

شکل خ 1.4: مجموعی شرح منافع بلحاظ فروخت (گذشتہ پانچ سال کی اوسط)

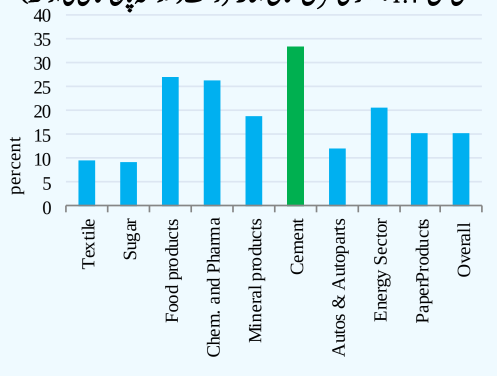

Data source: FSA 2010-2015, SBP and Companies financials Financials

صنعت کو متنوع بنانے کے منصوبے: جن چیزوں کے باعث صنعت کو مزید فوائد حاصل ہوئے ان میں کفایتِ حجم، لاگتی کارکردگی میں بہتری (**باکس خ 1.1**) اور قرضہ بلحاظ ایکویٹی تناسب میں کمی شامل ہے۔[12] اس کے نتیجے میں متعدد فرمیں تنوّع کی خاطر معیشت کے دوسرے شعبوں میں بھی اپنی سرگرمیاں بڑھا رہی ہیں۔

باکس خ 1.1: متبادل توانائی سے سیمنٹ کی صنعت کا مؤثر بہ لاگت ہونا

صنعتی لاگت کو کم کرنے میں متعدد عوامل کا کردار ہے۔ پلانٹ کا حجم اور ٹیکنالوجی انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، جس سے کفایتِ حجم، مؤثر توانائی[13] سادہ آپریشن اور مرمت ممکن ہو پاتی ہے، لہٰذا، مجموعی لاگتی ڈھانچہ مسابقتی رہتا ہے۔ اس شعبے نے اپنی توانائی کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے فعال انداز میں کیپٹو پاور جنریشن کا استعمال کیا ہے۔

بالخصوص، فاضل حرارت استعمال کرنے (ڈبلیو ایچ آر) کے یونٹس نصب کیے جو موجودہ پلانٹس کی حدت سے بجلی پیدا کرتے ہیں۔ چونکہ دسمبر 2014ء سے عالمی منڈی میں تیل کے ساتھ ساتھ کوئلے کی بھی قیمتیں کم ہو رہی ہیں، ان دونوں کی وجہ سے توانائی کے اخراجات میں کمی آئی۔

---

[11] سیمنٹ کی ملکی صنعت میں ایک غیر ملکی کمپنی کی جانب سے دلچسپی کا اظہار کرنا اس امر کی نشاندہی ہے کہ اس صنعت میں نفع آوری کی گنجائش خاصی پُرکشش ہے۔

[12] قرض تا ایکویٹی تناسب 2010ء میں 143 سے کم ہو کر 2017ء میں 60 فیصد سے بھی کم رہ گیا۔

[13] کچرے سے حاصل ایندھن (آر ڈی ایف) میں سرمایہ کاری ایندھن کی باکفایت اور مؤثر سہولت فراہم کرتا ہے، یہ ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جس میں بلدیاتی کچرے سے بجلی بنائی جاتی ہے۔ فوجی سیمنٹ نے یہ ٹیکنالوجی کامیابی کے ساتھ حاصل کی ہے، اس نے آر ڈی ایف کو کوئلے کے ساتھ ملایا، دیگر ادارے بھی اسی طرح کے منصوبوں پر عملدرآمد کر کے سستا ایندھن و دیگر فوائد حاصل کر رہے ہیں۔

کارکردگی اور لاگت کے محاذ پر زیادہ تر فرموں نے فاضل حرارت استعمال کرنے کے یونٹس نصب کر لیے ہیں، جس سے انہیں ایندھن پر اپنا انحصار کم کرنے میں مدد ملی ہے، دوسری جانب توانائی کی قیمتوں میں بڑی تبدیلیاں اور تیل اور کوئلے کی قیمتوں کی بحالی اُن پر زیادہ اثرانداز نہیں ہوگی۔ اس لیے توقع ہے کہ صنعت کی نفع آوری کی گنجائش موجودہ سطح پر برقرار رہے گی (**جدول خ 1.1**)۔

جدول خ 1.1: سیمنٹ کی صنعت کے توانائی کے منصوبے

کمپنی	فاضل حرارت کا استعمال	کوئلے کے بجلی گھر
فوجی	12 میگاواٹ	-
لکی	10 میگاواٹ	660 میگاواٹ
اے سی پی ایل	6 میگاواٹ	40 میگاواٹ
چراٹ	6 میگاواٹ	-
ڈی جی خان	12 میگاواٹ	30 میگاواٹ
پائنیر	12 میگاواٹ	-
میپل لیف	6 میگاواٹ	40 میگاواٹ
دیوان	6 میگاواٹ	-
بیسٹ وے	27 میگاواٹ	-
کوہاٹ	15 میگاواٹ	-

ماخذ: کمپنیوں کے مالی حسابات / پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے نوٹس

مالکاری کی ضروریات

صنعت کو مشینری درآمد کرنے کی خاطر زرمبادلہ درکار ہے: **فرموں اور پی ایس ایکس نوٹسز سے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق آئندہ چند برسوں میں اضافی استعداد کاری تقریباً 1.5 ارب ڈالر (تقریباً 178 ارب روپے) کی مشینری کی درآمد پر منتج ہوگی۔** سیمنٹ کی صنعت میں مشینری کی درآمدی لاگت یونٹ / منصوبے کی کُل لاگت کا 70 فیصد ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ استعداد کاری کی متوقع مجموعی لاگت تقریباً 254 ارب روپے ہوگی (**جدول 2**)۔

جدول خ 2: سرمایہ کاری اور مالکاری

منصوبوں کی مجموعی تخمینی لاگت (ارب ڈالر)[1]	**2.2**
ارب روپوں میں (بحساب 115.6 روپے فی ڈالر)	254
مشینری اور آلات (ارب ڈالر)[2]	1.5
ارب روپوں میں (بحساب 115.6 روپے فی ڈالر)	178
مالکاری کی ضروریات (ارب روپوں میں)	
ایکویٹی کا تناسب	
بحساب 30 فیصد ایکویٹی	76
بحساب 40 فیصد ایکویٹی	102
بحساب 50 فیصد ایکویٹی	127
بحساب 60 فیصد ایکویٹی	153
قرض گیری	
بحساب 70 فیصد بینک قرضہ	178
بحساب 60 فیصد بینک قرضہ	153
بحساب 50 فیصد بینک قرضہ	127
بحساب 40 فیصد بینک قرضہ	102

اب تک اعلان کردہ توسیعی منصوبے[1]

مشینری کو منصوبے کی لاگت کا 70 فیصد فرض کیا گیا ہے[2]

ماخذ: کمپنیوں کے مالی حسابات / پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے نوٹس

نقد رقوم کی موجودگی کے باوجود صنعت کی قرض گیری کی ضروریات بڑھیں گی: **استعداد بڑھانے والے سرفہرست اداروں کے پاس اچھی خاصی نقد رقوم کی موجودگی کے پیش نظر ایکویٹی کے جز میں مالکاری کی ضروریات سب سے زیادہ رہیں۔**[14] **تاہم اگر چھوٹے فریق بھی استعداد کاری میں بھرپور حصہ لیں تو مالکاری بینکوں سے لی جانے لگے**

[14] سیمنٹ کے شعبے نے جولائی 2016ء سے مارچ 2018ء تک معینہ سرمایہ کاری کے لیے 34 ارب روپے حاصل کیے ہیں۔

گی۔[15] موجودہ کم شرح سود سے فرموں کو بینکوں سے زیادہ قرض گیری کی ترغیب ملے گی، تاہم قرض کے متعدی تناسب میں کمی اور سیمنٹ ساز اداروں کے صحت مند مالی گوشواروں کے باعث کمرشل بینک بھی اس صنعت کو قرضے کے اکتشاف کے خواہاں ہوں گے۔[16]

مستقبل کے امکانات

حالیہ استعداد کاری کا ہدف ملکی منڈی ہے: **موجودہ تناظر میں اعلان کردہ استعداد کے انجذاب کے لیے ضروری ہوگا کہ یہ صنعت سیمنٹ کی فروخت کے حوالے سے آئندہ تین سے چار برسوں تک اپنی گذشتہ پانچ برسوں کی مرکب سالانہ شرح نمو برقرار رکھے (جدول 3)۔** مزید برآں، مالی سال 16ء اور 17ء کے دوران سیمنٹ کی ملکی فروخت میں فی الواقع 12.6 فیصد کی مضبوط اوسط نمو دیکھی گئی۔ یہ رجحان مالی سال 18ء میں بھی جاری رہا، اور جولائی تا اپریل مضبوط ملکی طلب کے سبب یہ نمو 17.5 فیصد رہی۔

جدول خ3: پیداواری استعداد استعمال کرنے کے لیے درکار طلب

ملین ٹن

	مجموعی فروخت	برآمدات	ملکی فروخت	ملکی فروخت میں نمو (فیصد)
		حقیقی		
م س13ء	33.4	8.4	25.1	
م س14ء	34.2	8.1	26.1	4.2
م س15ء	35.4	7.2	28.2	8.0
م س16ء	38.9	5.9	33.0	17.0
م س17ء	40.3	4.6	35.7	8.2
م س18ء	46.5	4.4	42.1	18.0
	مجموعی فروخت میں 11.1 فیصد نمو کے حساب سے (گذشتہ پانچ سال کی اوسط نمو)			
م س19ء	51.2	4.4	46.8	11.1
م س20ء	56.4	4.4	52.0	11.1
م س21ء	62.2	4.4	57.8	11.1

مفروضے

1۔ اس پیداوار کے استعمال کے لیے ضروری ہوگا کہ ملکی فروخت میں گذشتہ پانچ سال کی شرحِ نمو (11.1 فیصد) برقرار رہے; اس طرح صنعت کو 86 فیصد استعداد کے استعمال پر چلانے میں مدد ملے گی۔

2۔ کمی کے رجحان کے باوجود ہم نے اپنے تجزیے میں تصور کیا ہے کہ برآمدات جوں کی توں رہیں گی۔

3۔ چنانچہ سیمنٹ کی بلند پیداوار کو استعمال کرنے کا بوجھ ملکی فروخت پر آپڑے گا۔

ماخذ: اے پی سی ایم اے

سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبے اور سی پیک سے متعلق بلند اخراجارت سیمنٹ کی بلند طلب کے لیے اب بھی اہم ہیں: **اگر آئندہ تین سے چار برسوں میں سیمنٹ کی ملکی فروخت میں 7 سے 9 فیصد کی حسبِ معمول نمو ہو تو یہ استعداد کاری کے بعد کی 70 فیصد سے زائد پیداوار کو استعمال کرنے کے لیے کافی ہوگی۔** یہ عوامل سیمنٹ کی ملکی طلب کو حالیہ سطح پر برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہوں گے (i): آمدنی کی بڑھتی ہوئی سطح، (ii) جائیداد کی خرید و فروخت میں اضافہ اور 10 ملین مکانات کی

[15] اگر 30 فیصد ایکویٹی بھی تصور کی جائے تو اس سے بینکاری ذرائع پر خاطر خواہ بوجھ پڑے گا۔

[16] متعدی قرضے کا تناسب دسمبر 2010ء کے 18.5 فیصد سے کم ہو کر دسمبر 2017ء میں 5.9 فیصد رہ گیا۔

کمی[17]، (iii) سی پیک منصوبوں کے باعث سامنے آنے والی طلب، (iv) سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں پر بلند اخراجات، اور (v) مکاناتی مالکاری پر بینکوں کی بڑھتی ہوئی توجہ۔

کفایت حجم اور سیمنٹ کی برآمدات کے لیے بھی استعداد کاری سودمند ہے: برآمدی محاذ پر، افغانستان میں سستی ایرانی سیمنٹ کی بہتات اور جنوبی افریقہ میں پاکستانی سیمنٹ پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد ہونا (دونوں اہم برآمدی ملک) برآمد میں دشواریاں لا سکتا ہے۔ سیمنٹ ساز اداروں کو برآمدی منڈی میں وافر حصے کے حصول کی خاطر ایرانی اور چینی سیمنٹ سازوں کا مقابلہ کرنا ہوگا، جس کے لیے انہیں لاگت کو مزید موئثر بنانا ہوگا۔ استعداد کاری کے حالیہ منصوبوں سے یہ صنعت کفایتِ حجم سے فائدہ اٹھا کر مسابقتی فائدہ حاصل کر سکتی ہے۔ استعداد بڑھانے کے بعد اضافی پیداوار استعمال کرنے کی غرض سے اس صنعت کو نئی منڈیاں تلاش کرنے کی ضرورت ہے، اس ضمن میں کوششوں سے آئندہ برسوں میں برآمدی آمدنی بڑھ سکتی ہے۔

---

[17] مکانات کی ضرورت تو ہے ہی، اس سے قطع نظر پاکستان کے لوگ جائیداد کے کاروبار (پلاٹ، مکانات اور عمارات) کو محفوظ ترین سرمایہ کاری گردانتے ہیں، جو اس کی طلب بڑھنے پر منتج ہوتی ہے (ماخذ: عالمی بینک - پاکستان میں مکاناتی مالکاری منصوبہ - رپورٹ 114473، مارچ 2017ء)۔